محمد وسیم اختر مفتی

حضرت سلیط بن عمرو رضی اللہ عنہ

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت سلیط بن عمرو کے دادا کا نام عبد شمس بن عبد ود تھا۔ عامر بن لؤی ان کے ساتویں اور غالب بن فہر نویں جد تھے۔ لؤی بن غالب پر ان کا سلسلۂ نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرہ سے ملتا ہے۔ عامر کے بھائی کعب آپ کے آٹھویں اور لؤی نویں جد تھے۔ حضرت سلیط کی والدہ خولہ بنت عمرو یمن سے تعلق رکھتی تھیں۔

حضرت سلیط بن عمرو 'اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ'* میں شامل تھے۔ ابن اسحاق کی مرتب کردہ فہرست کے مطابق دین اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں ان کا نمبر پچیسواں تھا۔ ۵/ نبوی میں دور اسلامی کی پہلی درس گاہ دار ارقم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے سے پہلے وہ ایمان لا چکے تھے۔

حضرت سلیط بن عمرو کو حبشہ و مدینہ، دونوں ہجرتوں کا شرف حاصل ہوا۔ کمزور نو مسلموں اور دعوت ایمان قبول کرنے والے غلاموں پر قریش کا تشدد اور ایذائیں حد سے بڑھ گئیں تو رجب ۵/ نبوی (۶۱۵ء) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا مشورہ دیا۔ آپ نے فرمایا: وہاں ایسا بادشاہ حکمران ہے جس کی سلطنت میں ظلم نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت عثمان بن مظعون کی قیادت میں سولہ اصحاب رسول حبشہ روانہ ہوئے۔ حضرت سلیط بن عمرو سڑسٹھ اہل ایمان کے اس دوسرے گروپ میں شامل تھے جو چند ماہ کے بعد حضرت جعفر بن ابو طالب کی قیادت میں دو کشتیوں پر سوار ہو کر سوے حبشہ روانہ ہوا۔ ابن اسحاق کی روایت کے مطابق حضرت سلیط کی اہلیہ حضرت فاطمہ بنت علقمہ نے سفر ہجرت میں ان کا ساتھ دیا۔ دونوں گروپوں کے مہاجرین کی

---

* التوبہ ۹: ۱۰۰۔

مجموعی تعداد تراسی (ایک سونو: ابن جوزی) بنتی ہے۔ حضرت سلیط بن عمرو کے بھائی حضرت حاطب بن عمرو، حضرت سکران بن عمرو، ان کی اہلیہ حضرت سودہ بنت زمعہ، بنو عامر کے حضرت مالک بن زمعہ، ان کی اہلیہ حضرت عمرہ بنت سعدی، حضرت ابوسبرہ بن ابورہم، ان کی اہلیہ ام کلثوم بنت سہیل، حضرت عبداللہ بن مخرمہ، حضرت عبداللہ بن سہیل اور بنو عامر کے حلیف حضرت سعد بن خولہ، دوسری ہجرت حبشہ میں ان کے ساتھ تھے۔ حضرت سلیط بن عمرو ان اصحاب میں شامل نہ تھے جو شوال ۵؍ نبوی میں قریش کے ایمان لانے کی افواہ سن کر مکہ لوٹ آئے۔

موسیٰ بن عقبہ نے حضرت سلیط بن عمرو کو بدری صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ انھوں نے جنگ احد اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی، تاہم جنگ بدر اور باقی معرکوں میں حضرت سلیط کی شمولیت پر باقی اصحاب سیر ان سے متفق نہیں۔

طبری کی روایت کے برعکس ابن اسحاق، واقدی، ابن سعد اور بلاذری کہتے ہیں کہ حضرت سکران بن عمرو اپنی اہلیہ حضرت سودہ بنت زمعہ کے ساتھ حبشہ سے مکہ واپس آئے اور یہیں انتقال کیا۔ سیدہ سودہ کی عدت ختم ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں پیام نکاح بھیجا۔ انھوں نے جواب دیا کہ میرا معاملہ آپ کی صواب دید پر منحصر ہے۔ آپ نے فرمایا: اپنی شادی کے لیے اپنی قوم کے کسی شخص کو کہو۔ ابن ہشام کہتے ہیں کہ حضرت سلیط بن عمرو ان کی طرف سے ولی مقرر ہوئے اور انھوں نے چار سو درہم کے عوض حضرت سودہ کا نکاح آپ سے کیا۔ مرجوح روایت کے طور پر وہ حضرت حاطب بن عمرو کا ذکر بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ابن اسحاق نے اس روایت کو رد کیا اور کہا ہے کہ حضرت سلیط اور حضرت حاطب دونوں بھائی اس وقت سرزمین حبشہ میں تھے۔ طبری اور مسند احمد میں سیدہ عائشہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن مظعون کی اہلیہ حضرت خولہ بنت حکیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام لے کر حضرت سودہ کے گھر گئیں اور ان کے والد زمعہ بن قیس نے یہ رشتہ طے کیا (مسند احمد، رقم ۲۵۷۶۹)۔

ابن ہشام نے ''السیرۃ النبویۃ'' میں چونتیس مہاجرین کی فہرست دی ہے جو جنگ بدر سے پہلے حبشہ سے واپس نہ آئے۔ وہ حضرت عمرو بن امیہ ضمری اور حضرت جعفر بن ابوطالب کے ساتھ دو کشتیوں میں سوار ہو کر مدینہ ہجرت کرنے والے قافلے میں بھی شامل نہ تھے۔ ان میں سے چھ افراد نے حبشہ ہی میں وفات پائی، جب کہ حسب ذیل اٹھائیس اصحاب غزوۂ بدر کے بعد مدینہ لوٹے:

حضرت قیس بن عبداللہ، ان کی اہلیہ حضرت برکہ بنت یسار، حضرت یزید بن زمعہ، حضرت ابوالروم بن عمیر، حضرت فراس بن نصر، حضرت عمرو بن عثمان، حضرت ہبار بن سفیان، ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن سفیان،

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت ہشام بن ابوحذیفہ، حضرت سفیان بن معمر، حضرت جنادہ بن سفیان، حضرت جابر بن سفیان، حضرت شرحبیل بن حسنہ، ان کی والدہ حسنہ، حضرت قیس بن حذافہ، حضرت ابوقیس بن حارث، حضرت عبداللہ بن حذافہ، حضرت حارث بن حارث، حضرت معمر بن حارث، حضرت بشر بن حارث، حضرت سعید بن عمرو، حضرت سعید بن حارث، حضرت سائب بن حراث، حضرت عمیر بن رئاب، حضرت سلیط بن عمر، حضرت عثمان بن عبد، حضرت سعد بن عبد اور حضرت عیاض بن زہیر۔

ذی الحجہ ۷ھ (یا ۶ھ) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ صحابہ کو اپنے خطوط دے کر عرب وعجم کے سرداروں کی طرف بھیجا اور انھیں دین اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ آپ نے حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی کو قیصر روم کی طرف، حضرت عبداللہ بن حذافہ کو شاہ فارس (ایران) کسریٰ کی جانب، حضرت عمرو بن امیہ ضمری کو شاہ حبشہ نجاشی کی جانب، حضرت حاطب بن ابوبلتعہ کو شاہ اسکندریہ (مصر) مقوقس کی طرف، حضرت عمرو بن عاص کو عمان کے سرداروں جیفر اور عیاذ کی جانب، حضرت سلیط بن عمرو کو یمامہ کے سرداروں ہوذہ بن علی اور ثمامہ بن اثال کی طرف، حضرت علاء بن حضرمی کو منذر بن ساوی شاہ بحرین کی طرف اور حضرت شجاع بن وہب کو شام کی سرحد پر واقع ملک غسان کے بادشاہ حارث کی طرف بھیجا۔ حضرت سلیط آپ کا مکتوب لے کر ہوذہ بن علی حنفی کے پاس پہنچے تو وہ بہت عزت سے پیش آیا اور عطیات سے نوازا۔ انھوں نے آپ کا خط پیش کیا تو اس نے پڑھ کر یہ جواب لکھوایا: ''آپ جو دعوت دے رہے ہیں، بہت اچھی اور بھلی ہے۔ میں اپنی قوم کا شاعر اور خطیب ہوں۔ عرب میرے مرتبے سے مرعوب ہیں۔ آپ کار نبوت میں میرا کچھ حصہ رکھ لیں تو میں آپ کی پیروی کر لوں گا۔'' ہوذہ نے حضرت سلیط کو نقد عطیات کے علاوہ یمن کے مشہور شہر ہجر کے بنے ہوئے بیش قیمت کپڑے دیے۔ حضرت سلیط نے مدینہ لوٹ کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام واقعات بتائے اور ہوذہ حنفی کا خط پڑھ کر سنایا۔ آپ نے فرمایا: اگر وہ ہماری سرزمین کی ایک کچی کھجور مانگ لیتا تو بھی میں نہ دیتا۔ پھر فرمایا: وہ خود بھی فنا ہوا اور اس کا زیر تسلط ملک بھی تباہ ہوا۔ چنانچہ فتح مکہ کے روز حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو خبر دی کہ ہوذہ ہلاک ہو گیا ہے۔

حضرت سلیط بن عمرو کی اہلیہ کا نام حضرت فاطمہ (: ابن اسحاق۔ قہطم: ابن سعد۔ ام یقظہ: ابن حجر) بنت علقمہ تھا۔ ان کی ایک ہی اولاد سلیط بن سلیط کا ذکر ''طبقات ابن سعد'' اور کتب صحابہ میں جگہ پا سکا ہے۔

حضرت سلیط بن عمرو ۱۲ھ (یا ۱۳ھ) میں جنگ یمامہ میں داد شجاعت دیتے ہوئے شہید ہوئے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت سلیط کے بیٹے حضرت سلیط بن سلیط بھی جنگ یمامہ میں شہید ہوئے، لیکن ابن اثیر نے اسے ان

کا مغالطہ قرار دیا ہے۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، تاریخ الامم والملوک (طبری)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابہ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔

حضرت سکران بن عمرو رضی اللہ عنہ

حضرت سکران بن عمرو کے دادا کا نام عبد شمس اور پڑدادا کا عبدود تھا۔ ان کا قبیلہ ان کے ساتویں جد عامر بن لؤی کے نام سے موسوم ہے، غالب بن فہر ان کے نویں جد تھے۔ لؤی بن غالب پر ان کا سلسلۂ نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرہ سے ملتا ہے۔ لؤی آپ کے نویں اور حضرت سکران کے آٹھویں جد تھے۔ قرشی اور عامری حضرت سکران کی نسبتیں ہیں۔ ان کی والدہ حُبّی بنت قیس بنوخزاعہ سے تعلق رکھتی تھیں۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

ابن ہشام کی ترتیب شدہ 'اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ'* کی فہرست میں حضرت سکران کا نام شامل نہیں، تاہم چونکہ ان کے بھائیوں حضرت سلیط بن عمرو اور حضرت حاطب بن عمرو نے دین حق کی طرف سبقت کی، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت سکران نے ایمان قبول کرنے میں دیر نہ لگائی ہو گی۔ ان کا ہجرت حبشہ (۵/نبوی) سے پہلے مومنین کی صف میں شامل ہونا یقینی ہے۔

حضرت سکران بن عمرو کو حبشہ و مدینہ، دونوں ہجرتوں کا شرف حاصل ہوا۔ رجب ۵/نبوی (۶۱۵ء) میں جب کمزور اہل ایمان اور اسلام کی طرف لپکنے والے غلاموں پر قریش کا ظلم وتشدد حد سے بڑھ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا: تم یہاں سے ہجرت کیوں نہیں کر جاتے؟ صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ، کہاں جائیں تو آپ نے حبشہ (Ethiopia) کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: وہاں ایسا بادشاہ، نجاشی حکمران ہے جس کی سلطنت میں ظلم نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت عثمان بن مظعون کی قیادت میں سولہ یا سترہ اصحاب رسول حبشہ روانہ ہوئے۔ چند ماہ کے بعد حضرت جعفر بن ابوطالب کی قیادت میں دو کشتیوں پر سوار ہو کر سڑسٹھ اہل ایمان کا دوسرا قافلہ سوے حبشہ روانہ ہوا۔ حبشہ کی طرف دونوں ہجرتوں میں شریک صحابہ کی مجموعی تعداد تراسی (:ابن ہشام۔ ایک سو نو: ابن جوزی)

---

* التوبہ ۹: ۱۰۰۔